بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

خطبہ نمبر ۱۶

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم چہارشنبہ

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۴/۱۹ | ۵ ہجرۃ ۱۳۴۴ھش ۳ محرم ۱۳۸۵ھ ۵ مئی ۱۹۶۵ء | نمبر ۱۰۰

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب

ربوہ ۴ مئی بوقت ۸½ بجے صبح

کل حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی رہی۔ اس وقت بھی طبیعت اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دعائیں جاری رکھیں ؛

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خدا یہ چاہتا ہے کہ تم تمام بنی نوع انسان سے عدل کیساتھ پیش آیا کرو

بلکہ ایسی ہمدردی کیساتھ پیش آؤ کہ گویا تم ان کے حقیقی رشتہ دار ہو

"قرآن انجیل کی طرح یہ نہیں کہتا کہ اپنے دشمنوں سے پیار کرو بلکہ وہ کہتا ہے کہ چاہیئے کہ نفسانی رنگ میں تیرا کوئی بھی دشمن نہ ہو اور تیری ہمدردی ہر ایک کے لئے عام ہو مگر جو تیرے خدا کا دشمن، تیرے رسولؐ کا دشمن اور کتاب اللہ کا دشمن ہے وہی تیرا دشمن ہے۔ سو تو ایسوں کو بھی دعوت اور دُعا سے محروم نہ رکھ۔ اور چاہیئے کہ تُو ان کے اعمال سے دشمنی رکھے نہ ان کی ذات سے۔ اور کوشش کرے کہ وہ درست ہو جائیں۔ اور اس بارے میں فرماتا ہے اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی۔ یعنی خدا تم سے کیا چاہتا ہے بس یہی کہ تم تمام نوع انسان سے عدل کے ساتھ پیش آیا کرو۔ پھر اس سے بڑھ کر یہ ہے کہ تم مخلوقِ خدا سے ایسی ہمدردی کے ساتھ پیش آؤ کہ گویا تم اُن کے حقیقی رشتہ دار ہو جیسا کہ مائیں اپنے بچوں سے پیش آتی ہیں۔ کیونکہ احسان میں ایک خودنمائی کا مادہ بھی مخفی ہوتا ہے اور احسان کرنے والا کبھی اپنے احسان کو جتلا بھی دیتا ہے لیکن وہ جو ماں کی طرح طبعی جوش سے نیکی کرتا ہے وہ کبھی خودنمائی نہیں کر سکتا۔ پس آخری درجہ نیکیوں کا طبعی جوش ہے جو ماں کی طرح ہو۔ اور یہ آیت نہ صرف مخلوق کے متعلق ہے بلکہ خدا کے متعلق بھی ہے۔ خدا سے عدل یہ ہے کہ اُس کی نعمتوں کو یاد کر کے اس کی فرمانبرداری کرنا۔ اور خدا سے احسان یہ ہے کہ اُس کی ذات پر ایسا یقین کر لینا کہ گویا اس کو دیکھ رہا ہے۔ اور خدا سے ایتاء ذی القربیٰ یہ ہے کہ اس کی عبادت نہ تو بہشت کی طمع سے ہو اور نہ دوزخ کے خوف سے بلکہ اگر فرض کیا جائے کہ نہ بہشت ہے اور نہ دوزخ ہے تب بھی جوشِ محبت اور اطاعت میں فرق نہ آوے۔"

(کشتی نوح)

اخبار احمدیہ

○ ربوہ — قبل ازیں قادیان سے آمدہ اطلاع شائع ہو چکی ہے کہ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب وہاں کار کے ایک حادثہ میں زخمی ہو گئے ہیں۔ اس بارہ میں کوئی مزید اطلاع ابھی موصول نہیں ہوئی۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے محترم صاحبزادہ صاحب موصوف کو شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے آمین

○ انصار اللہ کے امتحان سہ ماہی دوم کے لئے حسب ذیل تاریخیں مقرر کی گئی ہیں انصار صاحبان ابھی سے تیاری شروع کر دیں اور زیادہ سے زیادہ تعداد میں امتحان میں شریک ہوں۔

تاریخ امتحان ۶/۲۵/۴۴ ۱۱ بروز جمعہ برائے ربوہ اور ۶/۶۵/۴۴ ۱۳ بروز اتوار برائے بیرونجات۔

نصاب معیار اوّل:- (۱) ترجمہ نصف پارہ ششم

(۲) سورۃ صف (حفظ)

معیار دوم:- (۱) قاعدہ یسرنا القرآن یا قرآن مجید ناظرہ جتنا ہو سکے۔

(۲) سورۃ صف (حفظ)

(قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

○ ربوہ ۴ مئی۔ محترم حاجی محمد دین صاحب درویش قادیان Prostate کا اپریشن کرانے کے بعد لاہور سے ربوہ واپس تشریف لے آئے ہیں اور اب یہاں فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ احباب دعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

○ ربوہ ۴ مئی۔ محترم ڈاکٹر عبد الرحیم صاحب دہلوی کو پہلے کی نسبت کسی قدر افاقہ ہے لیکن کمزوری تا حال بہت زیادہ ہے۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں ؛

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

اللہ تعالیٰ تمہارے ہاتھوں سے دنیا میں ایک عظیم الشان روحانی انقلاب پیدا کرنیوالا ہے

وہ مغربیت کو کچل کر اس کے کھنڈرات پر اسلامی محلات تعمیر کرے گا

خدا تعالیٰ سے دعائیں کرو اور ہر لحاظ سے اپنے آپ کو ان تغیرات کیلئے تیار کرو

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ایک معرکۃ الآراء تقریر

۱۹۴۳ء کی مجلس مشاورت کے موقع پر جبکہ ابھی دوسری جنگِ عظیم ختم نہیں ہوئی تھی سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے جو نہایت اہم اور ایمان افروز تقریر فرمائی تھی اس کا ایک حصہ افادۂ احباب کے لئے درج ذیل کیا جاتا ہے۔

سورۂ کہف میں

ذکر آتا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنے ساتھی کے ساتھ جا رہے تھے کہ انہوں نے ایک دیوار دیکھی جو گر رہی تھی۔ انہوں نے دیوار کو بغیر کسی اجرت کے دوبارہ کھڑا کر دیا اور اسے گرنے سے محفوظ کر دیا۔ پھر اللہ تعالیٰ اس سورۃ میں بتاتا ہے کہ دیوار کو مضبوط بنانے میں حکمت یہ تھی کہ اس کے نیچے دو یتیم بچوں کا خزانہ تھا اور اللہ تعالیٰ چاہتا تھا کہ جب تک وہ بچے جوان نہ ہو جائیں ان کا خزانہ دیوار کے نیچے محفوظ رہے۔

موجودہ حالت بھی ایسی ہی ہے

مگر وہاں تو دیوار بنانے سے خزانہ محفوظ رہا تھا اور یہاں دیواریں گرانے سے خزانہ محفوظ رہتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ خدا تعالیٰ ان دنیوی عمارتوں کو گرا رہا ہے۔ مگر بجائے اس کے کہ وہ یکدم سب عمارتوں کو گرائے ان کو آہستہ آہستہ گرا رہا ہے۔ کیونکہ وہ لوگ جن کے سپرد اس عمارت کی نئی تعمیر ہے۔ وہ خدا تعالیٰ کے انجنیئرنگ کالج میں اس وقت پڑھ رہے ہیں اور اپنی تعلیم سے فارغ نہیں ہوئے۔ پس اگر آج تمام عمارتیں یکدم گر جائیں تو چونکہ وہ لوگ جنہوں نے نئی عمارتیں کھڑی کرنی ہیں۔ ابھی اپنی

تعلیم کی تکمیل

نہیں کر سکے۔ اس لئے خلا رہ جائے گا۔ اسی وجہ سے خدا تعالیٰ آہستہ آہستہ ان دیواروں اور مکانات کو گرا رہا ہے۔ آج ایک دیوار گراتا ہے تو کل دوسری دیوار کو گرا دیتا ہے آج ایک چھت کو اڑاتا ہے تو کل دوسری چھت کو اڑا دیتا ہے۔ آج ایک کمرے کو گراتا ہے تو کل دوسرے کمرے کو گرا دیتا ہے۔ اسی طرح وہ آہستہ آہستہ اور قدم بقدم دنیا کی تمام عمارتوں۔ دنیا کے تمام مکانوں اور دنیا کے تمام سامانوں کو گرا رہا ہے اور تباہ و برباد کر رہا ہے۔ اور اس کا منشاء یہ ہے کہ وہ اس وقت تک ان عمارتوں کو مکمل طور پر برباد نہ کرے جب تک خدا تعالیٰ کے کالج میں جو لوگ تعلیم حاصل کر رہے ہیں وہ اس کالج سے تعلیم حاصل کر کے فارغ نہ ہو جائیں پس یہ راستہ ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے ہماری جماعت کی ترقی کے لئے کھولا گیا ہے۔

یہ تغیر ایک دن ہوگا اور ضرور ہوگا

مگر آہستگی سے اس لئے ہو رہا ہے تاکہ وہ لوگ جنہوں نے اس سے فائدہ اٹھانا ہے پوری طرح تیار ہو جائیں۔ اور خدا تعالیٰ کے کالج میں تعلیم حاصل کر لیں۔ میں نے گزشتہ ایام میں ایک خطبہ جمعہ میں بیان کیا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ لوگوں کو دنیا کی خرابیوں کی اصلاح کے لئے کھڑا کیا ہے اور آپ اس کے مدرسہ میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ تاکہ آپ جب تعلیم سے فارغ ہو جائیں۔ تو ان مدرسوں کی جگہ کام کریں جو آج دنیا کو تعلیم دے رہے ہیں۔ مگر میں نے بتایا تھا کہ ابھی تک ہماری جماعت میں یہ قابلیت پیدا نہیں ہوئی کہ ظاہری علوم میں جو لوگ ماہر ہیں۔ وہ انکو تعلیم دے سکے۔ یہ نہیں کہ اس کے سامان موجود نہیں۔ سامان موجود ہیں بلکہ ایک مثال بھی تمہارے سامنے موجود ہے۔

میں کسی مدرسہ میں نہیں پڑھا

مگر میں خدا تعالیٰ کے فضل سے قابلیت رکھتا ہوں کہ دنیا کے بڑے سے بڑے ماہرین کو اسلامی تعلیم کے مقابلہ میں ساکت اور خاموش کرا سکوں۔ میرے لئے اس قابلیت کے حصول میں جسمانی سامان ممد نہیں ہوئے بلکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے روحانی علوم سے ہمیشہ میری مدد فرمائی۔ اور اب میں ایک وسیع تجربہ کے بعد خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ دعویٰ کرتا ہوں کہ دنیا کے کسی فن کا ماہر آ جائے اور وہ اسلام کی تعلیم پر اعتراض کرے میں خدا تعالیٰ کے فضل سے اسے ہر رنگ میں ساکت اور خاموش کرا سکتا ہوں ہو سکتا ہے کہ کوئی کج بحث ہو اور وہ باتیں کرتا چلا جائے۔ ایسی صورت میں گو بظاہر اس کج بحثی کو دیکھتے ہوئے میں ہی خاموش ہو جاؤں۔ مگر دلائل کے میدان میں

وہ میرا مقابلہ نہیں کر سکتا

اور جو لوگ اس گفتگو کو سننے والے ہوں وہ یہ کہنے پر مجبور ہوں گے کہ اس کا ہر اعتراض باطل ہے۔ اور اسلام کی تعلیم پر واقعہ میں کوئی اعتراض نہیں پڑ سکتا۔ یہ میرا تجربہ ہے اور اس تجربہ کی بناء پر میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں کبھی ایک لمحہ کے لئے بھی اس امر میں تردد نہیں ہونا چاہیئے کہ ہم دنیا کو سکھا سکتے اور اسے اپنی شاگردی میں رکھ کر پڑھا سکتے ہیں دنیا کا بڑے سے بڑا فلاسفر آ جائے۔ دنیا کا بڑے سے بڑا علم النفس کا ماہر آ جائے۔ دنیا کا بڑے سے بڑا حساب دان آ جائے دنیا کا بڑے سے بڑا سائنسدان آ جائے۔ اور وہ اسلامی تعلیم پر اعتراض کرے تو جہاں تک مذہب کا تعلق ہے ہم اسلامی تعلیم کی برتری کو ایسے رنگ میں ثابت کر سکتے ہیں۔ کہ اسے تسلیم کرنا پڑے گا۔ کہ فی الواقعہ اسلام کی تعلیم دنیا کے تمام مذاہب کی تعلیمات سے زیادہ اعلیٰ ہے۔ اور اگر وہ خود

تعصب کی وجہ سے

تسلیم نہ کرے تو اس مجلس کے حاضرین تسلیم کریں گے کہ بات اسی کی سچی ہے۔

اب دیکھ لو میری دنیوی تعلیم کوئی نہیں پھر جب میں دنیا کے کسی بڑے سے بڑے عالم سے نہیں ڈرتا تو جو لوگ تعلیم میں مجھ سے بہت زیادہ ہیں کوئی وجہ نہیں کہ وہ جوت کھائیں اور سمجھیں کہ وہ دنیا کو تعلیم نہیں دے سکیں گے۔ اگر خدا تعالیٰ نے مجھے اپنے فضل سے نئے نئے علوم سکھائے ہیں۔ تو کوئی وجہ نہیں کہ ان کو نہ سکھائے

ضرورت صرف اس بات کی ہے

کہ آپ لوگ اپنے اندر انقلاب پیدا کریں اور اپنی مرضی خدا تعالیٰ کی مرضی کے مطابق بنا دیں۔ خدا تعالیٰ نے میرے ذریعہ جماعت کے سامنے علوم کا ایک دریا بہا دیا۔ مگر مجھے افسوس ہے کہ جماعت نے ان علوم سے فائدہ اٹھانے کی کوشش نہیں کی۔ اور اگر وہ کوشش کرتے اور اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ علوم سے فائدہ اٹھاتے تو وہ نئے انقلاب کے بعد دنیا کی روحانی باگ ڈور سنبھالنے کے لئے اپنے آپ تیار پاتے گزشتہ جنگ عظیم سے لے کر اس وقت

نے اللہ تعالےٰ نے وقتاً فوقتاً اس کے مختلف حصے منکشف کئے جس کا ایک حصہ وہ تقریر بھی ہے جو میں نے اس سال جلسہ سالانہ پر کی اگر اس کو بھی مد نظر رکھ لیا جائے تو ایک نہایت ہی مکمل صورت اس انقلاب عظیم کی بن جاتی ہے۔ جو اللہ تعالےٰ دنیا میں اسلام کے ذریعہ پیدا کرنا چاہتا ہے اور ہمارے اندر وہ احساس اور بیداری پیدا ہو سکتی ہے جو اس انقلاب کے لئے ہم میں سے ہر شخص کے اندر ہونی چاہیئے۔ مگر بہت سے دوستوں نے ان امور کی اہمیت کو نہ سمجھا اور اس وجہ سے انہوں نے ان باتوں کو یاد نہ رکھا۔ حالانکہ دنیا میں

خدا تعالیٰ کی طرف سے جو آواز بلند کی جاتی ہے

خدا تعالےٰ کا قاعدہ ہے کہ اس کے مطابق دنیا کے گوشہ گوشہ سے آوازیں اُٹھنی شروع ہو جاتی ہیں۔ ہمارے ہاں سب سے پہلے انقلاب کا لفظ استعمال ہوًا۔ اور جب ہم نے یہ کہنا شروع کیا کہ اللہ تعالےٰ ہمارے ذریعہ دنیا میں انقلاب پیدا کرنا چاہتا ہے تو رفتہ رفتہ ہر ملک اور علاقہ سے انقلاب انقلاب کی آوازیں اٹھنی شروع ہو گئیں۔ یورپ بھی آج نیو آرڈر کے لئے بیتاب ہو رہا ہے۔ اور باقی دنیا کے لئے بھی خواہ وہ مشرقی ہوں یا مغربی انقلاب کے منتظر بیٹھے ہیں۔ پس یہ آواز جو آج دنیا کے گوشہ گوشہ اور کونہ کونہ سے اُٹھ رہی ہے یہ بھی بتاتی ہے کہ آئندہ دنیا میں کوئی بہت بڑا انقلاب پیدا ہونیوالا ہے۔ اور چونکہ یہ انقلاب اسلام نے ہی پیدا کرنا ہے اس لئے جب تک دوست اسلامی تعلیم کو سمجھ کر اس پر عمل نہیں کرتے وہ اس انقلاب سے فائدہ نہیں اُٹھا سکتے۔ ہماری جماعت میں صرف چند افراد ایسے ہیں جنہوں نے حقیقت کو سمجھا اور اس کے مطابق وہ کارروائی کرنے کی جد و جہد کر رہے ہیں مگر چند افراد کی جد وجہد جماعتی جد وجہد کی قائم مقام نہیں ہو سکتی۔ میں نے پہلے بھی بار بار کہا ہے اور اب پھر بڑے زور سے کہتا ہوں کہ دنیا میں مغربیت نے کافی حکومت کر لی۔ اب خدا تعالیٰ کا منشاء ہے

کہ وہ مغربیت کو کچل کر رکھ دے

جو لوگ ڈرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ مغربیت کا مقابلہ کس طرح ہو سکتا ہے۔ پر وہ قائم رہتا ہوُا نظر نہیں آتا۔ مردوں اور عورتوں کے آزادانہ میل جول کو کس طرح روکا جا سکتا ہے۔ یہ چیزیں ضروری ہیں۔ اور اگر ہم ان اُمور میں مغربیت کی پیروی نہ کریں تو کبھی کامیاب نہیں ہو سکتے۔ وہ لوگ یاد رکھیں کہ وہ اپنے ان افعال سے اسلام اور احمدیت کی کامیابی کے راستہ میں روڑے اٹکا رہے ہیں۔ یہ چیزیں مٹنے والی ہیں۔ مٹ رہی ہیں اور مٹ جائیں گی ابھی تم میں سے کئی لوگ زندہ ہوں گے کہ تم مغربیت کے در و دیوار اور اس کی چھتوں کو گرتا ہوًا دیکھو گے اور مغربیت کے ان کھنڈرات پر اسلام کے محلاّت کی نئی تعمیر مشاہدہ کرو گے۔ یہ کسی انسان کی باتیں نہیں۔ بلکہ زمین و آسمان کے خدا کا فیصلہ ہے۔ اور کوئی نہیں جو اس فیصلہ کو بدل سکے۔ پس ہماری طاقت کا سوال نہیں۔ نہ ہم نے پہلے کبھی کہا کہ یہ تغیرّ ہماری طاقت سے ہو گا اور نہ آئندہ کبھی کہہ سکتے ہیں۔ ہم جو کچھ کہتے ہیں وہ یہ ہے کہ اس تغیر کا خدا نے وعدہ کیا ہے اور خدا تعالےٰ کے وعدوں کے اٹل ہونے کا

ہم اپنی زندگی میں

بارہا مشاہدہ کر چکے ہیں۔ پس کوئی وجہ نہیں کہ اس مشاہدہ کے بعد ہمارے ایمانوں میں تزلزل پیدا ہو ہمارے اعتقادات میں کمزوری رونما ہو۔ یقیناً دنیا گھٹنوں کے بل گر کر عاجزی کرتی اور دانت پیستی ہوئی ہمارے سامنے آئے گی اور اسے اپنے اس موجودہ نظام کو توڑ کر۔ اسے ٹکڑے ٹکڑے کر کے ایک نیا نظام اسلام کی تعلیم کی شکل میں اپنے لئے قبول کرنا پڑے گا۔

پس تم مت ڈرو کہ اگر ہم نے پردہ یا مخلوط تعلیم کے خلاف آواز بلند کی تو لڑکیاں بغاوت کر دیں گی یا لڑکیوں کے ماں باپ بغاوت کر دیں گے۔ ان لڑکیوں اور ان کے ماں باپ کا تو کیا ذکر ہے۔ وہ لوگ جو ان خیالات کے بانی ہیں وہ خود گھٹنوں کے بل گر کر ہم سے معافی مانگنے والے ہیں۔ پس یہ کبھی نہیں ہو سکتا کہ ہماری عورتیں بے پردہ ہوں اور ہمیں ان کے مقابلہ میں ندامت اور شرمندگی حاصل ہو بلکہ وہ خود ہزار ندامت اور پشیمانی سے اپنی گردنیں جھکائے ہوئے ہمارے سامنے حاضر ہوں گے۔ اور انہیں اقرار کرنا پڑے گا کہ وہ غلط راستہ پر چل رہے تھے۔

صحیح راستہ وہی ہے جو اسلام نے پیش کیا

یہ خدا کا فیصلہ ہے اور اس فیصلہ کے نفاذ کو دنیا کی کوئی طاقت دنیا کی کوئی حکومت اور دنیا کی کوئی بادشاہت روک نہیں سکتی۔ پس تم مت گھبراؤ کہ زمانہ کے حالات اسلامی تعلیم کے مخالف ہیں۔ دلوں کا بدلنا اللہ تعالےٰ کے ہاتھ میں ہے۔ اگر خدا تعالےٰ کا منشاء یہ ہو کہ وہ دنیا کا اس رنگ میں نقشہ پلٹ دے کہ سب لوگوں نے اپنے ہاتھ میں دو دو گز لمبی تسبیحیں رکھی ہوئی ہوں اور سر پر لمبے لمبے بال ہوں۔ نیلے تہ بند باندھے ہوئے ہوں اور گھی کی مالشیں کرواتے ہوں۔ تو یقیناً خدا تعالےٰ ایسا ہی کر کے دکھا دیگا۔ اور اگر خدا تعالےٰ کا منشاء یہ ہو کہ لوگ پتلونیں ترک کر کے لنگوٹ باندھنا شروع کر دیں تو ہمارا یقین ہے کہ ایک دن یہی پتلونیں پہننے والے اپنی پتلونوں کو جلا جلا کر لنگوٹ باندھنا شروع کر دیں اور خدا تعالےٰ کا منشاء پورا ہو کر رہے مگر ہم تو جو بات کہتے ہیں وہ نہایت ہی معقول ہے اور کسی بھی ذی ہوش اور عقلمند انسان کو یہ تسلیم کرنے سے انکار نہیں ہو سکتا کہ اللہ تعالےٰ ایک دن دنیا کی اسی رنگ میں کایا پلٹ کر رکھ دے گا۔ ورنہ ہم جانتے ہیں۔ اگر خدا تعالےٰ یہ فیصلہ کر دے کہ دنیا کے تمام لوگ سر منڈوانے لگ جائیں اور لمبے لمبے چوغے پہن لیں تو یہ لاٹ پادری ایک دن یہی کچھ کرنے لگ جائیں گے۔ مگر ہم جو بات پیش کرتے ہیں وہ تو عقل کے لحاظ سے بھی صحیح معلوم ہوتی ہے اور اس وجہ سے اس کے متعلق کسی کو کوئی شبہ نہیں ہونا چاہیئے

آج زمین اور آسمان دونوں ان حالات کی تائید میں ہیں۔ خالی آسمان کے حالات موافق ہوں اور زمین کے حالات اسکے موافق نہ ہوں تب بھی زمین آسمان کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ مگر جب زمین اور آسمان دونوں تائید میں ہوں تو اس وقت ان حالات کے رونما ہونے میں کوئی طاقت روک پیدا نہیں کر سکتی۔ ضرورت صرف اس بات کی ہے کہ دوستوں کو

اپنے دلوں میں یہ یقین پیدا کرنا چاہیئے

کہ خدا تعالےٰ دنیا میں ایک عظیم الشان روحانی انقلاب پیدا کرنا چاہتا ہے۔ اور وہ انقلاب خدا تعالےٰ خود تمہارے ہاتھوں سے پیدا کرنا چاہتا ہے۔ تم مت دیکھو کہ تم کیا ہو۔ تم یہ دیکھو کہ زمین و آسمان کا خدا کبھی آہستگی کے ساتھ کبھی چلتا ہوًا۔ کبھی دوڑتا ہوًا اور کبھی تیزی کے ساتھ بھاگتا ہوًا تمہارے قریب آرہا ہے۔ اور جوں جوں وہ تمہارے قریب آرہا ہے تم ایک زبردست ہتھیار بنتے چلے جارہے ہو۔ تم اپنی ذات میں ایک مٹی کا ڈلا سہی مگر ایک تجربہ کار اور ماہر فن کے ہاتھ میں جب مٹی کا ڈلا آجاتا ہے تو وہ اس تلوار سے زیادہ کام کر جاتا ہے جو ایک ناداں کے ہاتھ میں ہوتی ہے۔ پس بے شک تم اپنے آپکو مٹی کا ایک ڈلا تسلیم کر لو مگر یہ مٹی کا ڈلا خدا تعالےٰ کے ہاتھ میں آچکا یا آنیوالا ہے۔ اور جب یہ ڈلا خدا تعالےٰ کے ہاتھ میں آئے گا تو دنیا کے بڑے بڑے قلعے اس سے پاش پاش ہو جائیں گے۔ ان کی اینٹیں بھی نہیں ملیں گی۔ اُن اینٹوں کی مٹی بھی نہیں ملے گی۔ پس

ان تغیرّات کے لئے اپنے آپ کو تیار کرو

اللہ تعالےٰ سے ہر وقت دعائیں کرتے رہو اور اپنے اندر یقین اور وثوق پیدا کرو۔ جس دن تمہارے اندر یقین پیدا ہو گیا اس دن تمہارے سارے شک سارے شبہات اور سارے وساوس آپ ہی آپ دور ہو جائیں گے۔ اور تم اپنے آپ کو ترقی کے ایک مضبوط اور بلند تر مینار پر کھڑا دیکھو گے۔ ہم میں خدا تعالےٰ کا ایک مامور آیا اور اسنے اپنے

تازہ بتازہ معجزات اور نشانات

سے ہمیں ہمارے زندہ خدا کی طاقتوں

اور قدرتوں کا مشاہدہ کرایا۔ پھر قرآن موجود ہے جس میں وہ تمام انوار اور برکات پائے جاتے ہیں جو اسلام اپنے ماننے والوں کے دلوں میں پیدا کرنا چاہتا ہے۔ پھر اس زمانہ میں خدا تعالےٰ نے میرے ذریعہ تمہارے سامنے کئی نشانات ظاہر کئے تاکہ وہ لوگ جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ کو نہیں دیکھا تھا۔ ان نشانات کو دیکھ کر پھر اس یقین پر قائم ہو جائیں کہ ہمارا خدا ویسا ہی زندہ ہے جیسے پہلے زندہ تھا۔ اور ویسی ہی طاقتیں رکھتا ہے جیسی طاقتیں پہلے رکھتا تھا۔ پس اپنے اندر نیک تغیرات پیدا کرو ورنہ جیسا کہ میں نے بتایا ہے یہ انقلاب ہونا ضروری ہے اور اس کی ایسی ہی مثال ہے جیسے کسی کا گھر گرایا جا رہا ہو تو بادشاہ کہہ دے کہ اس گھر کو لوٹ لو۔ اس وقت دنیا کا تمدن دنیا کی تہذیب اور دنیا کا اقتصاد اپنی موجودہ شکل میں تباہ و برباد ہو رہا ہے سوال صرف یہ ہے کہ اس میں تم کتنا حصہ لے رہے ہو۔ یہی وہ چیز ہے جس کی تمہیں فکر کرنی چاہیئے اور اسی چیز کا تمہارے ساتھ تعلق ہے۔ باقی جس قدر حصے ہیں ان کی پرواہ مت کرو اور یہ خیال نہ کرو کہ لوگ ان باتوں کو نہیں مانیں گے۔ اگر وہ نہیں مانیں گے تو خدا تعالےٰ ان کو تباہ کر دے گا۔ لیکن اگر ہم ان تک اسلامی تعلیم کو صحیح طور پر نہیں پہنچائیں گے تو اللہ تعالےٰ کے حضور ہم جواب دہ ہوں گے۔ پس ان چیزوں کے لئے کوشش کرو اور اللہ تعالےٰ سے ہر وقت دعائیں بھی کرتے رہو۔ اس انقلاب کے متعلق ایک انکشاف میں نے اس جلسہ سالانہ کی تقریر میں کیا تھا اور بتایا تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے

نظامِ نو کی بنیاد

۱۹۰۵ء میں الوصیت کے ذریعہ رکھ دی ہے۔ ان مضامین کو پڑھو۔ یاد کرو۔ لوگوں تک پہنچاؤ اور بار بار پہنچاؤ یہانتک کہ دنیا کی نگاہ میں تم وحشی مومن بن جاؤ مومن وحشی نہیں ہوتا مگر دنیا کی نگاہ میں وہ ضرور وحشی سمجھا جاتا ہے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ تم وحشی بن جاؤ۔ میں یہ کہتا ہوں تم ایسے بن جاؤ کہ دنیا تمہیں وحشی مومن سمجھے۔ اور یہی ایمان کی تکمیل کی علامت ہوتی ہے۔ اور یہی ایمان انسان کی دائمی حیات کا موجب ہوتا ہے۔ لوگ مرتے ہیں تو بعد میں انہیں کوئی یاد بھی نہیں رکھتا۔ خود ان کی اولاد انہیں بھول جاتی ہے۔ مگر وہ

لوگ جو خدا تعالےٰ کے عشق میں فنا ہو کر

ہمیشہ کی زندگی حاصل کر لیتے ہیں

وہ مرنے کے بعد پھر زندہ ہو جاتے ہیں اور ایسے زندہ ہوتے ہیں کہ پھر موت کا ہاتھ ان پر نہیں چل سکتا۔ دیکھو حضرت کرشن علیہ السلام خدا تعالےٰ کے نبی تھے۔ وہ آج سے کئی ہزار سال قبل ہندوستان میں مبعوث ہوئے۔ اسی طرح حضرت رامچندرؑ خدا تعالےٰ کے نبی تھے مگر ان دونوں انبیاء کا نام بظاہر مٹ چکا تھا اور مسلمان یہ سمجھنے سے قاصر ہو گئے تھے کہ یہ لوگ اللہ تعالےٰ کے فرستادہ اور اس کے پاک رسول تھے مگر اب اللہ تعالےٰ نے کس طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ ان کے ذکر کو پھر تازہ کر دیا اور انہیں ہمیشہ کے لئے زندہ کر دیا۔ اب ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے کہ وہ جہاں اور انبیاءؑ پر اعتقاد رکھے وہاں یہ اعتقاد بھی رکھے کہ حضرت کرشنؑ اور حضرت رام چندرؑ بھی اللہ تعالےٰ کے نبی تھے۔ اسطرح اللہ تعالےٰ کی طرف سے ان کو پھر ایک نئی زندگی مل گئی۔ لوگ مرتے ہیں اور مرتے چلے جاتے ہیں۔ مگر ان لوگوں کی موت پر جب ایک لمبا عرصہ گزر گیا تو خدا تعالےٰ نے اپنا ایک مامور مبعوث فرما کر اُن کے ذکر کو پھر تازہ کر دیا اور اس طرح ثابت کر دیا کہ جو لوگ خدا تعالےٰ کے عشق میں اپنے آپ کو فنا کر دیتے ہیں اور اسکی رضا کے لئے اپنے آپ کو مٹا دیتے ہیں وہ کبھی مر نہیں سکتے۔ موت ان پر قابو نہیں پا سکتی۔ وہ حیاتِ ابدی کے وارث ہوتے ہیں اور ان کا ذکر ہمیشہ نیکی کے ساتھ لوگوں کی زبانوں پر جاری رہتا ہے۔ پس اپنے اندر نیکی پیدا کرو۔ خدا تعالےٰ کے لئے

اپنے اموال کو بلا دریغ قربان کرنیکی روح پیدا کرو

اپنی زندگی کا مقصد خدا تعالےٰ کے عشق میں فنا ہونا قرار دو اور یہ سمجھ لو کہ مال وہی ہے جو خدا تعالےٰ کی راہ میں خرچ ہو۔ علم وہی ہے جو معرفت اور ایمان پیدا کرنے کا موجب ہو۔ اور زندگی وہی ہے جو خدا تعالےٰ کی راہ میں قربان ہو۔ یہ چیزیں اپنے اندر پیدا کرو اور عواقب سے نڈر ہو جاؤ۔ ہماری عاقبت محفوظ ہے کیونکہ ہماری عاقبت خدا نے اپنے ہاتھ میں لے لی ہے۔ ہمارا کام صرف جدوجہد اور کوشش کرنا ہے۔ بالفاظ دیگر ہمارا صرف اتنا ہی فرض ہے کہ ہم بظاہر کچھ کرتے نظر آئیں۔ ورنہ کام تو سب خدا نے کرنا ہے۔ اور ہماری مثال ایسی ہی ہے جیسے کہتے ہیں کہ کوئی عورت کسی شادی میں شامل ہوئی۔ وہ چونکہ غریب تھی اس لئے وہ صرف ایک روپیہ نیوتا دے سکی۔ مگر اس کی بھاوجہ جو اچھی مالدار تھی اس نے بیس روپے نیوتے کے لئے دئیے۔ بعد میں کسی نے اس غریب عورت سے پوچھا کہ تم فلاں شادی میں شریک ہوئی تھیں تم نے کتنا نیوتا دیا۔ وہ کہنے لگی کہ میں نے اور میری بھابی نے اکیس روپے دیئے تھے۔ اس طرح اس کی اپنی کمزوری چھپ گئی اور یہ کہہ کر اس کی عزت رہ گئی کہ میں نے اور میری بھابی نے اکیس روپے دئیے ہیں۔

ہمارا بھی ایسا ہی حال ہے

ہم ایک چھوٹی کوڑی جتنا کام بھی نہیں کرتے مگر خدا تعالےٰ ہمارے اس کام میں اس قدر برکت پیدا کر دیتا ہے کہ دنیا میں وہ حیرت انگیز اثرات پیدا کرنے شروع کر دیتا ہے اور ہم خوش ہو کر کہتے ہیں کہ ہم اور ہمارے خدا نے یہ سب کام کیا۔ کام در حقیقت سب خدا کرتا ہے مگر اس نے ہماری عزّت افزائی کے لئے یہ طریق تجویز فرمایا ہے کہ ہم بھی کچھ نہ کچھ اپنے ہاتھ ہلاتے رہیں تاکہ لوگ یہ سمجھیں کہ یہ کام ہم کر رہے ہیں۔ آج کل خدا تعالےٰ کے فضل سے ہماری جماعت کا غیر لوگوں پر بہت گہرا اثر ہے اور وہ کہتے ہیں کہ جماعت احمدیہ تبلیغی کوششوں میں اپنا کوئی ثانی نہیں رکھتی۔ جماعتِ احمدیہ کے افراد اپنے اندر قربانی کی بے مثال روح رکھتے ہیں۔ مگر ہم جن کے متعلق یہ تعریفی الفاظ کہے جاتے ہیں۔ جانتے ہیں کہ ہمارے اندر کس قدر قربانی کی روح ہے اور کس قدر تبلیغ کر رہے ہیں۔ در حقیقت یہ میں اور میری بھابی نے اکیس روپے دینے والا معاملہ ہی ہے۔ کام سب خدا کرتا ہے مگر نام ہمارا ہو جاتا ہے۔ پس ہمارا کام صرف اتنا ہی ہے کہ ہم اپنی ناچیز کوششوں کو ہمیشہ جاری رکھیں ورنہ کام پہلے بھی خدا نے کیا۔ اور اب بھی وہی کر رہا ہے۔ اور آئندہ بھی وہی کرے گا۔

پس

میں دوستوں کو اس نصیحت کیساتھ رخصت کرتا ہوں

کہ دنیا میں روحانی انقلاب پیدا کرنے میں جس قدر تمہاری کوششوں کا دخل ہے ان میں کبھی کمی نہ آنے دو اور خدا تعالیٰ سے دعائیں کرتے رہو کہ اس کا فضل تمہارے شاملِ حال ہو۔ میں بھی دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ ہماری جماعت کے سب دوستوں کو اپنے اندر ایک انقلاب عظیم پیدا کرنے کی توفیق دے۔ ان کے اخلاص میں برکت دے۔ ان کی قربانیوں کے معیار کو بڑھائے اور جس قدر جلد ہو سکے انکے اندر وہ اوصاف پیدا کرے جو دنیا کے نئے انقلاب کے لئے ہمیں اپنے اندر پیدا کرنے ضروری ہیں۔ اسی طرح اللہ تعالےٰ ہماری جماعت کے دوستوں کو توفیق دے کہ وہ اپنے عزیزوں کو بھی ان کے اس مقصد سے باخبر کریں تاکہ ہم سب کے سب آنے والے انقلاب کے لئے تیار رہیں اور ہم میں سے ایک شخص بھی ایسا کچا تاگا ثابت نہ ہو جو وقت پر ٹوٹ جائے۔

ادائیگی زکوٰۃ اموالہ کو بڑھاتی اور تزکیہ نفوس کرتی ہے۔

تقریب رخصتانہ

مورخہ ۳۰۔ اپریل بروز جمعۃ المبارک محترمہ سیّدہ محمودہ بیگم صاحبہ بنت حضرت سیّد ناظر حسین صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ (آف کالو وال سیداں ضلع سیالکوٹ) کی تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ ان کا نکاح مکرم سیّد ولی اللہ صاحب ابن مکرم سیّد عبداللطیف صاحب سابق انسپکٹر بیت المال سے ہوا تھا۔

تقریب رخصتانہ پانچ بجے شام دُلہن کے بڑے بھائی مکرم کیپٹن سیّد محمد احمد صاحب کے مکان واقع محلہ دارالرحمت وسطی میں زیر صدارت محترم مولانا ابو العطاءؑ صاحب فاضل منعقد ہوئی۔ مکرم حافظ محمد رمضان صاحب نے قرآن مجید کی تلاوت کی جس کے بعد مبارک احمد صاحب عابد نے اپنی ایک نظم پڑھی بعد ازاں محترم قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری نے مختصر تقریر فرمائی۔ دعا پر یہ تقریب ختم ہوئی۔ اگلے روز مکرم سیّد ولی اللہ شاہ صاحب کی دعوتِ ولیمہ ہوئی جس میں متعدد بزرگان سلسلہ واحباب شامل ہوئے۔ اس موقعہ پر محترم صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب نے دعا کرائی۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اس تعلق کو جانبین کے لئے ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے آمین۔

احبابِ جماعت کیلئے ایک قابلِ غور نکتہ

حضور کی صحت کا تعلق دواؤں سے نہیں بلکہ دعاؤں سے ہے

(محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب)

امسال مجلس شوریٰ میں خاکسار نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے لئے دعا کی تحریک کرتے ہوئے حضور کا ایک رؤیا جو حضور نے سفر یورپ کے دوران سوئٹزرلینڈ میں دیکھا تھا، سُنایا تھا جس میں حضور کو بتایا گیا تھا کہ حضور کی صحت کا تعلق دواؤں سے نہیں بلکہ دعاؤں سے ہے۔ اس رؤیا میں حضور نے دیکھا تھا کہ ایک اونچی سی جگہ ہے جہاں اللہ تعالیٰ کے سامنے ساری جماعت کھڑی ہے اور اس سے رو رو کر دعائیں کر رہی ہے اور حضور کی طرف اشارہ کر کے کہتی ہے :-

"خدایا اس شخص نے تجھے ہمارے اتنا قریب کر دیا تھا کہ ہم یوں محسوس کرتے تھے کہ تو آسمان سے اتر کر ہمارے پاس آگیا ہے۔ پھر یہ شخص ہمیں قرآن کریم سناتا اور اس طرح سناتا کہ ہمیں یوں محسوس ہوتا کہ تیری وحی جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی ہے وہ آج ہمارے سامنے نازل ہو رہی ہے۔ پھر یہ شخص ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی باتیں سناتا اور ہمیں یوں معلوم ہوتا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام خود اپنی زبان سے ہمیں وہ باتیں سنا رہے ہیں۔ لیکن اے خدا ہمارے تعلقات ابھی تیرے ساتھ پختہ نہیں ہوئے۔ اگر یہ شخص مر گیا تو ہم بالکل بے سہارا ہو کر رہ جائیں گے اور ہمارا براہ راست تجھ سے تعلق پیدا نہیں ہوگا اس لئے اے خدا ابھی ضرورت ہے کہ اس شخص کو دنیا میں زندہ رکھا جائے تا ہمیں یہ تیرے ساتھ وابستہ رکھے اور تیری باتیں ہمیں سناتا رہے اور ہمیں یوں معلوم ہو کہ وہ باتیں تُو خود ہمیں سنا رہا ہے۔"

(الفضل ۲۵ اگست ۱۹۶۴ء)

بعض احباب نے توجہ دلائی کہ اس خواب سے متعلق حضور کے ارشاد کا وہ حصہ جو تحریکِ دُعا پر مشتمل ہے اخبار میں ایک دفعہ پھر شائع کر دیا جائے تاکہ احباب اور زیادہ توجہ اور استقلال سے دعائیں جاری رکھ کر اللہ تعالیٰ کے فضل کو اس رنگ میں جذب کریں کہ اللہ تعالیٰ رجوع برحمت ہو کر ہماری دعاؤں کو قبول فرمائے اور حضور کو کامل و عاجل شفا عطا فرما کر حضور کا مقدس و بابرکت سایہ تا دیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے اور ہم حضور کی فعال قیادت میں اسلام کی خاطر قربانیاں کرتے چلے جائیں یہاں تک کہ اسلام ساری دنیا میں اس طور سے غالب آجائے کہ دنیا سر تا سر توحید کے حقیقی پرستاروں اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے والوں سے ہی آباد نظر آئے۔ چنانچہ حضور فرماتے ہیں :-

"چونکہ مجھے رؤیا میں بتایا گیا ہے کہ میری صحت کا دارومدار دوستوں کی دعاؤں پر ہے اس لئے مَیں سمجھتا ہوں کہ یہ معاملہ دواؤں سے نہیں بلکہ دعاؤں سے تعلق رکھتا ہے۔ پس میں جماعت کے دوستوں کو تحریک کرتا ہوں کہ وہ میری صحت کے لئے دُعا کریں۔"

نیز حضور اسی تعلق میں احباب جماعت کو مخاطب کر کے تاکید کے رنگ میں مزید فرماتے ہیں:-

"تم اِس نکتہ پر غور کرو جو مَیں نے بیان کیا ہے اور اِس کے مطابق عمل کرنے کی کوشش کرو۔"

پس اللہ تعالیٰ کے انکشاف اور اس کے بموجب حضور ایدہ اللہ کی تحریک کی روشنی میں ہم سب کا یہ اولین فرض ہے کہ ہم نہایت تضرع اور عاجزی کے ساتھ دعائیں کریں۔ اور پورے استقلال کے ساتھ کرتے چلے جائیں تا ہمارا آسمانی آقا ہماری گریہ وزاری کو دیکھ کر ہماری دعاؤں کو شرف قبولیت عطا فرمائے اور ہمارے محسن اور ہمارے پیارے روحانی باپ کو جس نے اپنی زندگی کا ہر سانس اللہ تعالیٰ کی توحید قائم کرنے، محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت اور مقام ظاہر کرنے، قرآن کریم کی تفسیر بیان کرنے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صحیح اسلامی تعلیم کو دلوں میں راسخ کرنے میں گزارا ہے جلد از جلد کامل شفا عطا فرمائے۔ اور بہت لمبی فعال زندگی عطا فرماوے۔ آمین یا رب العالمین ؎

اخبارِ احمدیّہ

از ۲۸ اپریل تا ۴ مئی ۱۹۶۵ء

● اس ہفتہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر رہی۔ الحمدللہ۔ احباب حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔

● محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر۔ صدر انجمن احمدیہ پاکستان نے صدر انجمن احمدیہ کے نئے مالی سال کے شروع ہونے پر احباب جماعت کو یہ تحریک فرمائی ہے کہ ایک نئے عزم کے ساتھ نئے مالی سال کو شروع کریں اور تضرع اور دعاؤں کے ساتھ یہ کوشش کریں کہ سال رواں کی آمد لازمی چندہ جات حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خواہش کے مطابق پچیس لاکھ تک پہنچ جائے۔ محترم صاحبزادہ صاحب نے اپنے اعلان میں یہ بھی بتایا ہے کہ ۶۴-۱۹۶۳ء کے مجوزہ بجٹ کے مقابلہ میں ۶۵-۱۹۶۴ء کی اصل آمد لازمی چندہ جات میں قریباً تین لاکھ روپیہ سے بھی زائد اضافہ ہوا ہے۔ الحمدللہ۔

● محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب نے اس ہفتہ یہ تحریک فرمائی ہے کہ خدام الاحمدیہ کے زیر تعمیر ہال کی تکمیل کے لئے مزید دو لاکھ روپے کی فوری ضرورت ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس غرض سے ایک ہزار روپیہ مرحمت فرمایا ہے۔ جو احباب کم از کم ۳۱۳ روپے کی رقم اس مد میں ادا کریں گے ان کے نام تاریخی یادگار کے طور پر محفوظ رکھے جائیں گے۔
محترم صاحبزادہ صاحب نے احباب جماعت سے دعا کی درخواست بھی کی ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کام میں برکت دے اور اس کی تکمیل کے لئے غیب سے سامان مہیا فرمائے۔ آمین۔

● مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی بارہویں تربیتی کلاس جو ۱۶ اپریل سے شروع ہوئی تھی۔ مورخہ یکم مئی کو کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہو گئی۔ اس دفعہ اس کلاس میں ملک کے مختلف حصوں سے ۱۴۵ خدام شریک ہوئے۔ کلاس کے اختتام پر محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب نے کامیاب طلباء میں سندات و انعامات تقسیم فرمائے اور بیش قیمت نصائح سے نوازا۔

● محترم مولینا جلال الدین صاحب شمس ناظر اصلاح وارشاد اور مکرم صوفی غلام محمد صاحب ناظر بیت المال (خرچ) ایبٹ آباد اور راولپنڈی کی جماعتوں کا دورہ کرنے کے بعد مورخہ ۲۸ اپریل کو واپس ربوہ تشریف لے آئے۔

● مکرم شیخ مبارک احمد صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد پشاور، مردان اور نوشہرہ وغیرہ کی جماعتوں کے تربیتی دورہ کے بعد ۳۰ اپریل کو واپس تشریف لے آئے؛

● محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے ایک اعلان میں بتایا ہے کہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان کا گذشتہ سال کارکردگی کے لحاظ سے تعمیر و ترقی اور غیر معمولی سرگرمی کا سال ثابت ہوا۔ اس سال کے دوران صدر انجمن کے نوے اجلاس ہوئے ایسے امور کی تعداد جن پر غور کر کے ضروری فیصلے کئے گئے ۱۵۱۱ بنتی ہے؛

● مشہور برطانوی تاریخ دان ڈاکٹر پی ہارڈی ۔ ایم۔ اے پی ایچ ڈی لنڈن ۲ مئی ۱۹۶۵ء کو جماعت احمدیہ کا مرکز دیکھنے کی غرض سے ربوہ تشریف لائے۔ چند گھنٹے قیام کرنے کے بعد آپ واپس لاہور تشریف لے گئے؛

● قادیان سے بذریعہ تار اطلاع ملی ہے کہ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کار کے حادثہ میں زخمی ہو گئے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے۔ آمین؛

تقریب شادی

میری بیٹی عزیزہ طاہرہ ثریا کی شادی مورخہ ۲۹ رمارچ ۱۹۶۵ء کی شام کو عمل میں آئی۔ ان کا نکاح قریشی نور الحق صاحب تنویر ایم۔ اے عربی (قاہرہ یونیورسٹی) استاد جامعہ احمدیہ ربوہ سے مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے ۲۳ راپریل ۱۹۶۳ء کو مسجد مبارک میں پڑھا تھا۔ بارات جس میں خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض افراد اور اکثر اساتذہ جامعہ احمدیہ شامل تھے محلہ دار الرحمت شرقی سے آئی۔ تقریب کا آغاز مکرم شمس صاحب کی صدارت میں تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو مکرم مرزا لطف الرحمٰن صاحب نے کی۔ موقعہ کے مناسب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظم کے بعض اشعار عزیز ناصر احمد صاحب شمس نے خوش الحانی سے پڑھے اور دعا مولانا شمس صاحب نے کرائی۔

پھر ۳۱ راپریل کو عزیزم قریشی نور الحق صاحب تنویر نے وسیع پیمانہ پر دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا۔ جس میں خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض افراد بعض صحابہ کرام کے علاوہ اساتذہ جامعہ احمدیہ اور دیگر احباب کرام نے شرکت کی۔ اختتام پر مکرم مولانا ابو العطاء صاحب جالندھری نے اس رشتہ کے ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کے لئے دعا کروائی۔

احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو دونوں خاندانوں اور اسلام و احمدیت کے لئے ہر طرح سے باعث خیر و برکت کرے۔ آمین

(خاکسار۔ کیپٹن ڈاکٹر محمد رمضان پنشنر محلہ دار الصدر غربی الف۔ ربوہ)

نام کی تبدیلی

خاکسار کا نام حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بچپن میں سمیع اللہ تجویز فرمایا تھا۔ لیکن ایک غیر احمدی رشتہ دار نے محمد اسلم رکھ دیا۔ اور وہی بعد میں مشہور ہو گیا۔ لیکن اب خاکسار نے حضرت اقدس کی خدمت میں نام کی تبدیلی کی درخواست کی تھی۔ جس پر حضور نے ازراہ نوازش نام کی تبدیلی کی اجازت مرحمت فرما دی ہے۔ اب حضور کا تجویز کردہ نام "سمیع اللہ" ہی خاکسار کا نام ہے۔

(خاکسار سمیع اللہ سابق محمد اسلم شاد انسپکٹر بیت المال حلقہ لائل پور)

ضروری تصحیح

الفضل مورخہ ۱۶ راپریل ۶۵ء میں مکرم چوہدری محمد شریف صاحب آف چک ۹ بخش خاں حال مقیم حلقہ مارٹن روڈ کراچی کے نکاح کا اعلان مکرمہ خورشید آرا بیگم صاحبہ بی اے کے ساتھ ہوا تھا۔ اس میں مکرم چوہدری محمد شریف صاحب کے والد ماجد کا نام چوہدری محمد دین صاحب غلطی سے چھپ گیا ہے۔ اصل نام چوہدری احمد دین صاحب ہے۔ دوست تصحیح فرما لیویں

(میاں اقبال احمد بی۔ اے۔ ناظم تربیت مجلس خدام الاحمدیہ کراچی)

درخواستہائے دعا — میرے والد محترم مرزا محمد حسین صاحب کچھ عرصہ سے پیشاب کی تکلیف میں مبتلا ہیں۔ (خاکسارہ۔ امۃ العزیز بنت مرزا محمد حسین صاحب کراچی) — خاکسار کی ہمشیرہ عرصہ سے بیمار چلی آ رہی ہے۔ (خاکسار۔ ملک منیر احمد صاحب محمود پشاور) — احباب ہر دو کے لئے دعا فرما دیں۔

برائے توجہ لجنات اماء اللہ

شعبہ تعلیم و تربیت لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے تحت اس سال کا دوسرا امتحان قرآن کریم اور تربیتی نصاب حصہ دوم لیا جائے گا۔ تمام لجنات ابھی سے اس کتاب کی تیاری شروع کروائیں۔ اور کوشش کریں کہ زیادہ سے زیادہ ممبرات اس امتحان میں حصہ لے سکیں۔

دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ میں اس وقت تربیتی نصاب حصہ دوم کے علاوہ بچیوں کے لئے کتاب "ہمارا آقا"۔ "راہ ایمان" اردو انگریزی ــ "مقامات النساء" انگریزی بھی موجود ہیں تمام لجنات کی صدر صاحبان لجنہ کی ممبرات اور ناصرات کو ان کتب کو خرید کر پڑھنے کی تلقین کریں۔

(جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

نظارت اِصلاح و ارشاد کے زیر اہتمام ربوہ میں تعلیم القرآن کلاس کا اجرأ

کلاس یکم جولائی سے شروع ہو کر ۳۱ رجولائی تک جاری رہے گی،

گزشتہ سال کی طرح امسال بھی نظارت اصلاح وارشاد کے زیر اہتمام ربوہ میں یکم جولائی ۱۹۶۵ء سے ۳۱ رجولائی ۶۵ء تک تعلیم القرآن کلاس جاری کی جائے گی۔ انشاء اللہ العزیز۔

اس کلاس میں ایک خاص پروگرام کے مطابق سلسلہ کے بزرگ اور جیّد علماء قرآن کریم کا ترجمہ اور مختصر تفسیر، حدیث اور دیگر ضروری دینی امور کے متعلق تعلیم دیں گے۔ علاوہ ازیں ضروری اور اہم مسائل پر کلاس میں لیکچروں کا بھی انتظام کیا جائے گا۔ اور ضروری نوٹس لکھوائے جائیں گے۔

اس کلاس میں جب کہ موسم گرما کے باعث تعلیمی اداروں میں ملک بھر میں رخصتیں ہوتی ہیں طلباء اور اساتذہ کو خاص طور پر شامل ہونا چاہئیے دیگر احباب خواہ وہ فاضل ہوں یا گریجویٹ ملازم ہوں یا تاجر کم تعلیم رکھتے ہوں یا زیادہ۔ لیکن قرآن کریم اور حدیث اور دینی مسائل سے واقفیت کا شوق رکھتے ہوں۔ انہیں بھی اس کلاس میں شامل ہونا چاہئیے اور مرکز کے دینی اور نیک ماحول میں اپنے امام ہمام کے قرب میں رہ کر فائدہ اٹھانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

جو دوست اس کلاس میں شامل ہونا چاہتے ہوں۔ اس اعلان کے پڑھتے ہی فوری طور پر وہ اپنے نام۔ پتہ اور تعلیمی قابلیت و اہلیت کے متعلق ضروری معلومات پر مشتمل درخواست نظارت اصلاح وارشاد میں بھجوا دیں تا شامل ہونے والوں کی تعداد کے مطابق ضروری انتظامات قیام وطعام کے لئے کئے جاسکیں۔ اور تفصیلی ہدایات انھیں بھجوائی جاسکیں تعلیم القرآن کلاس کا تفصیلی پروگرام بعد میں شائع کیا جائے گا۔ انشاء اللہ العزیز۔

(ناظر اصلاح وارشاد)

فوری ضرورت

۱۔ فضل عمر ہسپتال کے لئے فوری طور پر ایک سقہ کی ضرورت ہے جو محنتی اور مستعد ہو نیز دیانت داری سے کام کرنے والا ہو درخواستیں ۱۵ رمئی ۱۹۶۵ء تک بنام چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال آنی چاہئیں۔

۲۔ خاکسار کو گھر میں کام کرنے کے لئے ایک باورچی کی ضرورت ہے جو کھانا وغیرہ پکانا اچھی طرح جانتا ہو اور نیک طبع اور دیانتدار ہو تنخواہ انشاء اللہ حسب لیاقت دی جائے گی۔

ملازمت کے خواہشمند فوری طور پر خاکسار کو ملیں۔

(چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

مڈل کا نتیجہ

لاہور ۴ رمئی۔ محکمہ تعلیم لاہور ریجن کے ایک ترجمان نے بتایا ہے کہ مڈل کے امتحان کے نتائج کا اعلان وسط مئی میں کیا جائے گا

-٭-

پاکستان ہر محاذ پر بھارتی حملے کا جواب دینے کو تیار ہے

بھارت رن کچھ کا تنازعہ طے کرنا نہیں چاہتا۔ (ذوالفقار علی بھٹو)

لندن ۴ رمئی۔ پاکستان کے وزیر خارجہ مسٹر ذوالفقار علی بھٹو نے کہا ہے کہ رن کچھ کے تنازعے سے چین کا کوئی تعلق نہیں۔ اس سلسلے میں بھارت کا واویلا محض پراپیگنڈہ اور سٹنٹ ہے وہ سیٹو کی وزارتی کونسل کے اجلاس میں شرکت کے لئے لندن پہنچنے پر اخباری نمائندوں سے بات چیت کر رہے تھے

انھوں نے اعلان کیا کہ اگر بھارت نے مغربی پاکستان کی سرحد پر کوئی فوجی کارروائی کی تو اس کا منہ توڑ جواب دیا جائے گا۔

مسٹر ذوالفقار علی بھٹو نے جو پیرس میں ایک دن قیام کے بعد لندن پہنچے ہیں کہا کہ پاکستان اور بھارت کے درمیان کچھ کے ریگستان میں جو جھڑپیں ہوئی ہیں بھلا چین کے ساتھ ان کا کیا تعلق ہو سکتا ہے بھارتی رہنما محض پروپیگنڈہ کے فوائد حاصل کرنے کے لئے چین کا نام بیچ میں لا رہے ہیں حالانکہ اگر بھارت چاہے تو یہ تنازعہ بات چیت کے ذریعہ حل ہو سکتا ہے۔

ان سے پوچھا گیا کہ کیا پاکستان اور بھارت کی سرحد کے دوسرے مقامات پر دونوں ملکوں میں فوجی تصادم کا کوئی امکان ہے؟ مسٹر بھٹو نے جواب دیا کہ بھارتی رہنما پاکستان کے خلاف کچھ کے علاوہ دوسرا محاذ جنگ کھولنے کی برابر دھمکیاں دے رہے ہیں لیکن اگر ایسا ہوا تو پاکستان بھارتی فوج کو دندان شکن جواب دینے کو بالکل تیار ہے

ایک نامہ نگار نے سوال کیا کہ پاکستان اور بھارت غیر مفید ریگستانی علاقے پر کیوں جھگڑ رہے ہیں؟ تو مسٹر بھٹو نے کہا کہ کچھ پاکستان کا علاقہ ہے یہ خواہ بنجر ہو یا کچھ بہرحال ہمارے لئے مقدس ہے اور ہم اس کی حفاظت کریں گے۔

مسٹر بھٹو نے کہا کہ پاکستان بھارت کے ساتھ اپنے تمام تنازعات پر امن طور پر حل کرنا چاہتا ہے۔ بھارت کی دلی خواہش ہو اور وہ خلوص سے کام لے تو رن کچھ کا تنازعہ دوستانہ ماحول میں طے کیا جا سکتا ہے انھوں نے اس الزام کی سختی سے تردید کی کہ کچھ کی جھڑپوں میں پاکستان نے امریکی اسلحہ استعمال کیا ہے۔

رن کچھ میں پاکستان اور بھارت کے درمیان ایک ہفتہ کیلئے جنگ بند ہو گی

بھارتی توپیں پاکستانی مورچوں پر گولہ باری کر رہی ہیں

نئی دہلی ۴ رمئی۔ رن کچھ میں پاکستان اور بھارت کے درمیان ایک ہفتہ کے لئے جنگ بندی کا انتظام کیا گیا ہے سفارتی ذرائع کی اطلاع کے مطابق جنگ بندی کا یہ عرصہ عبوری ہوگا۔ اور اس اثناء میں دونوں ملکوں کے درمیان رسمی جنگ بندی کے لئے کوششیں جاری رہیں گی۔

دریں اثناء ایجنسی فرانس پریس نے دہلی سے اطلاع دی ہے کہ بھارتی فوجیں کبھی کبھی پاکستانی مورچوں پر توپوں سے گولہ باری کر رہی ہیں لیکن پریس ٹرسٹ آف انڈیا نے بھارتی ذرائع کے حوالے الزام لگایا ہے کہ پاکستان توپ خانہ بھارتی فوجوں پر گولہ باری کر رہا ہے

ایجنسی فرانس کے مطابق یہ گولہ باری کل صبح معمولی وقفے کے لئے جاری رہی جس کے بعد محاذ پر خاموشی چھا گئی۔

بھارتی وزیر اعظم مسٹر شاستری نے کل راجیہ سبھا میں یقین دلایا کہ وہ کچھ میں سابقہ حالت بحال کرنے کے مطالبے سے دستبردار نہیں ہوں گے۔ انھوں نے بتایا کہ گزشتہ تین چار دن سے کچھ میں کوئی بڑی جھڑپ نہیں ہوئی اور برطانیہ دونوں ملکوں کے درمیان مصالحت کرانے کی کوشش کر رہا ہے۔

مسٹر شاستری نے دعویٰ کیا کہ کچھ میں پاکستان فوج کو بھاری جانی نقصان اٹھانا پڑا تھا۔ انھوں نے پاکستان پر غیر ذمہ دارانہ رویہ اختیار کرنے کا الزام لگایا۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴